© rasailojaraid.com

از جناب ڈاکٹر سعید اللہ قاضی، پروفیسر اسلامیات
پشاور یونیورسٹی

پشتو میں سیرت کی کتابیں

اس موضوع پر مضمون نگار کے سلسلہ وار مضامین کا ایک حصّہ

دیوان حافظ زیر نظر کتاب حافظ الپوری (ضلع سوات) کی تصنیف ہے۔ یہ منظور عام برقی پریس پشاور سے ۱۹۴۷ء میں تیسری بار شائع ہوئی ہے۔ کتاب ۶۰۱ صفحات پر مشتمل ہے۔

کتاب پر تبصرہ کرنے سے پہلے حافظ اور دیوان حافظ کے بارے میں چند سطور سپرد قلم کرنا غیر مناسب نہ ہوگا۔

حافظ صاحب کا اصلی نام معظم خان تھا۔ آپ موضع الپوری علاقہ غوربند کوہستان، سوات کے رہنے والے تھے۔ آنکھوں کی بینائی سے محروم تھے۔ آپ کی تاریخ پیدائش اور وفات معلوم نہ ہوسکیں۔

حافظ الپوری پشتو شعر میں حافظ شیرازی سے کسی حالت میں کم نہیں ہے۔ میرے خیال میں پشتو شاعری میں علی خان کے بعد آپ کے پائے کا آدمی ابھی تک منظر عام پر نہیں آیا ہے۔ آپ کا ہر شعر آپ کے تبحر علمی کی ایک واضح علامت ہے۔ مثال کے طور پر:

اگر ایک طرف حافظ شیرازی ــــ

الا یا ایہا الساقی ادر کا ساونا ولہا

"کہ عشق آسان نمود اول دلے افتاد مشکلہا"، کہتے ہیں تو دوسری طرف حافظ الپوری ــــ

ایہا الغافل از درد عشق بے خبری

نہ لرے خیال د محبوب در ہولئے سیم وزری

کہنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے۔ اگر ایک طرف حافظ شیرازی "بخالِ ہندوش" "سمرقند و بخارا" کو قربان کرتے نظر آتے ہیں تو دوسری طرف حافظ الپوری "مژگان یار" کو "شمشیر فارس" تصور کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے۔

دیوان حافظ مختلف موضوعات پر مشتمل ہے جن میں پند و نصیحت، قصص الانبیاء، سلوک و طریقت، ذکر عالم علوی و سفلی، ذکر بزرگانِ دین اور صوفیائے کرام وغیرہ موضوعات بڑے اہم ہیں۔ پند و نصیحت کے موضوع پر آپ کے چند اشعار ملاحظہ کیجئے ــــ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دُ دنیا پہ چار وچشت ئے مستعجلہ
سست دُ دین پہ کار کښ وے شوے غافلہ

ترجمہ " دنیاوی معاملات میں اے انسان! آپ بڑے چست و چالاک ہیں۔ اے غافل! دین کے معاملہ میں آپ سُست کیوں پڑ گئے "

پہ خولہ وائے ما قرآن دے قبول کڑے
لہ حکمو نوئے گجروځے ناقابلہ!

" آپ مُنہ سے تو کہتے ہیں کہ مَیں نے قرآن کو قبول کیا ہے لیکن اے نااہل! آپ اس کے احکام سے رو گردانی کرتے ہیں "

نہ د بر بالا مقام آزاد مار غرے! [1]
چہ دانے تہ شوے راکوز پہ دام کښ نسنبلہ

" آپ مقام بالا کے آزاد شاہین ہیں۔ لیکن جب نفسانی خواہشات سے زیر ہو کر مقام سفلی میں آگئے تو اپنا مقام کھو بیٹھے۔

دیوان حافظ میں سیرت نبوی کے بعض موضوعات بڑے دل کش انداز میں پیش کئے گئے ہیں۔ ظہور قدسی کے بارے میں حافظ الپوری لکھتے ہیں:

الف اول دَ کائنا تو! نور د پاک نبی نیک ذات دُو
خوش سیرتہ نیک صفات دُو سرتا پا بہ برکات دُو
پیدائش نز مخلوقات دو
لکہ نمر وځلیدو

پہلے شعر میں حدیث " اول ما خلق اللّٰہ نوری " کا مفہوم بیان کیا گیا ہے۔ یعنی ساری کائنات کی تخلیق سے پہلے آپؐ کی ذاتِ بابرکات وجود میں لائی گئی۔ آپؐ خوش سیرت اور نیک صفات تھے۔ اور آپؐ سرتاپا پُر از برکات تھے۔ آپ ساری مخلوق سے پہلے پیدا ہوئے تھے اور سورج کی طرح چمک اُٹھے۔ اسے لے کر ی تک یعنی دس صفحات میں آپ صلے اللہ علیہ وسلم کی مجموعی سیرت یعنی شمائل

---

[1] حافظ الپوری کے اس شعر کا مفہوم علامہ اقبال کے اس شعر میں پایا جاتا ہے

نہیں تیرا نشیمن قصر سلطانی کے گنبد پر! تو شاہین ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں پر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بڑے عمدہ اور دلکش طریقے سے پیش کئے گئے ہیں۔ اس کے بعد آپ کے غزوات کا مختصر تذکرہ ہے اس سلسلہ میں چند اشعار بمعہ ترجمہ ملاحظہ کیجئے۔

ے ہزیمت اصحاب فیل شو — مسلط پر ابابیل شو
مغرورن لا پہ پښیما نہ — پہ دیدارم مشرف کړه

"اصحاب فیل کو شکست کا سامنا کرنا پڑا جب ان پہ ابابیل کو مسلط کر دیا گیا۔ ابرہہ کی ساری فوج رسوا ہو کر پشیمانی کی حالت میں واپس چلی گئی۔ اے سرور کائنات! مجھے اپنے دیدار سے مشرف فرما۔

ے چہ دَ بدر جنګ بنیاد شو! — پہ غازیانو سخت جہاد شو
جند نازل شہ لہ آسمانہ — پہ دیدارم مشرف کړه

"جب بدر کی جنگ وقوع پذیر ہو گئی اور غازیوں کے لیے جہاد سخت پڑ گیا تو آسمان سے خدا تعالےٰ کی مدد فرشتوں کی شکل میں نازل ہو گئی۔ اے سرور کائنات مجھے اپنے دیدار سے مشرف فرما"

ے پہ حنین چہ غازیان ډیر ډو — دوئ پہ خپل کثرت دلیر ډو
پہ ہیبت شو ناګہانہ — پہ دیدارم مشرف کړه

"جنگ حنین میں مسلمان تعداد میں زیادہ تھے اور انہوں نے خدا کی مدد پر تکیہ کرنے کی بجائے اپنی کثرت تعداد پہ بھروسہ کیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ دشمنوں نے ان پر غلبہ حاصل کیا اور وہ ہیبت زدہ ہو کر بھاگ گئے۔ اے سرور کائنات! مجھے اپنے دیدار سے مشرف فرما"

اسیروں، فقیروں اور یتیموں کے ساتھ آپؐ کے سلوک کے بارے میں حافظ الپوری لکھتے ہیں:۔

ے شفقت دے پہ فقیرو — ترحم دے پہ اسیرو
د رحمت شفقت کانہ — پہ دیدارم مشرف کړه

"آپؐ فقیر پر شفقت فرمایا کرتے تھے اور اسیروں پر رحم کیا کرتے تھے۔ آپ رحمت اور شفقت کے کان ہیں۔ اے سرور کائنات! مجھے اپنے دیدار سے مشرف فرما"

ے کہ ګدا ؤ کہ امیرو — کہ تو انګر ؤ کہ فقیرو
ستا لہ لطفہ ؤ شادمانہ — پہ دیدارم مشرف کړه

"خواہ گدا تھا یا امیر، مالدار تھا یا فقیر، آپؐ کی نظر کرم سے ہر ایک خوش تھا۔ اے سرور کائنات! مجھے اپنے دیدار کے شرف سے مشرف فرما"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

که ذوالاب وُه که یتیم وُه — که غلام وُه که فطیم وُه

رحم ستا پرِ فروانه — په دیدارم مشرف کړه

"خواہ کسی کا باپ زندہ تھا یا مرا ہُوا ۔ خواہ کوئی بالغ تھا یا نابالغ تھا ۔ یہ سب آپ کے رحم فراوان سے حظ وافر پایا کرتے تھے ۔ مجھے اپنے دیدار کے شرف سے مشرف فرما ۔"

مندرجہ بالا اشعار سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ حافظ الپوری سیرت نبوی پر کتنی گہری نظر رکھتے تھے ۔ مزید براں کتاب میں مذکورہ واقعات کی تفصیل ذیلی نوٹس کی شکل میں بڑی مستند تاریخی کتابوں کی روشنی میں دی گئی ہے جو کتاب کی افادیت میں قابلِ قدر اضافے کا سبب بنی ہے ۔

د بنګلی رسول صلے اللہ علیہ وسلم معجزات او د هغه دخاد ما نو د بنتيني حالات

زیر نظر کتاب کے مؤلف مولانا محمد امین گل صاحب ہیں ۔ یہ منظور عام پریس پشاور سے ۱۹۸۱ء میں شائع ہوئی ہے ۔ کتاب ۴۶۲ صفحات پر مشتمل ہے ۔

کتاب " لامیۃ المعجزات " اور اس کی اردو شرح " البینات " کی شرح ہے " لامیۃ المعجزات " جناب مولانا حبیب الرحمٰن صاحب مرحوم مہتمم دارالعلوم دیوبند کی کتاب ہے ۔ جس میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سو معجزات قصیدے کی شکل میں بیان کئے گئے ہیں اور " البینات " شیخ الادب جناب مولانا محمد اعزاز علی صاحب دیوبندی نے لکھی ہے ۔

زیر نظر کتاب میں صرف ۵۸ معجزات کا ذکر ہے ۔ ابتدائی ۴۲ معجزات کو چھوڑ دیا گیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ مؤلف نے اس کتاب کو دوسری جلد شمار کیا ہے ۔ پہلی جلد مشمولہ بہ ۴۲ معجزات ابھی تک منظر عام پر نہیں آئی ہے ۔

کتاب میں ہر ایک معجزے کی تفصیل اور ترتیب یوں ہے :

پہلے لامیۃ المعجزات کے عربی اشعار دیئے گئے ہیں ۔ ان کے نیچے ان اشعار کا ترجمہ پشتو اشعار میں دیا گیا ہے ۔ اس کے بعد مولانا اعزاز علیؒ کی ادبی ، لغوی اور نحوی تحقیق کو اس کے اپنے الفاظ میں دیا گیا ہے ۔ اور بقول مؤلف یہ صرف اہلِ علم حضرات کی دلچسپی کے لیے ہے ۔ اس کے بعد عربی متن کا جو ترجمہ مولانا اعزاز علیؒ نے اردو میں کیا ہے مؤلف نے اس کو پشتو میں ترجمہ کیا ہے ۔ اس کے بعد حرف " ح " کے بعد مولانا اعزاز علیؒ نے اس حدیث کا پورا ترجمہ لکھا ہے جس سے کہ واقعہ منظوم شکل میں لیا گیا ہے ۔ مؤلف نے مولانا اعزاز علی کے اردو میں ترجمے کو پشتو میں ترجمہ کیا ہے ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس کے بعد مؤلف نے "اضافہ" کی شکل میں لامیۃ المعجزات اور البینات کے تمام اہم اور ضروری نکتے بیان کئے ہیں۔

کتاب میں اشعار کے دائیں اور بائیں صرف ہندسے نظر آتے ہیں۔ دائیں طرف والا ہندسہ معجزات کی تعداد کو ظاہر کرتا ہے اور بائیں طرف والا ہندسہ اشعار کی تعداد کو۔ نمونے کے طور پر چند اشعار بمعہ تفصیلات بالا قارئین کرام کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں۔

۴۵/ اربدًا اوصی بقتل عامرٌ غیلۃ إذ بالکلام یشتغل /۱۴۵

پشتو ترجمہ: عامر اربد تہ اشارت کہر وو احضرؐ قتل کلہ شروع بہ مختار چہ کہری گفتار اثری

فحمی اللہ وحیل عامرٌ فضل مسعی ذبلکؑ النذل الفیل/۱۴۶

پشتو ترجمہ: وساتہ رب بنکلے رسول پہ کبن حائل شو عامر

لالمرٔ شہ برباد شہ دَاربد ھمہ کوشش کافری

(عامر درمیان میں حائل ہوا اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے بچایا اور ربد کا فر کی کوشش ناکام ہوگئی "

ہ ودعا اللہ لیکفی شرہ مات بالطاعون عامر ن العتل /۱۴۷

پشتو ترجمہ: وے کہرہ دعا چہ یا اللہ قدم ساتے ذدہ نہ

نوشہ عامر متکبر مہ رپہ طاعون کافری

"آپؐ نے اللہ سے دُعا کی کہ یا اللہ! مجھے اس کی شر سے بچا۔ پس عامر متکبر طاعون کی بیماری سے ہلاک ہوا۔"

ہ ثم صعق قد اباد اربدًا امّلاخطباً جسیمًا لم ینَل

پشتو ترجمہ: کہرہ ذوالجلال اربد ہلاکؑ پہ آسمانی صاعقہ

داغلی دواڑہ وُو سرورتہؑ پہ بدخیال ضرذی

"اللہ تعالےٰ نے اربد کو ایک سخت آسمانی صوت سے ہلاک کر دیا۔ اس لیے کہ دونوں نبی کریمؐ کے پاس خیالِ بد لے کر آئے تھے"

مندرجہ بالا اشعار کی لغوی اور نحوی تحقیق میں مولانا اعزاز علی صاحب یوں فرماتے ہیں :-

اربد۔ اسم رجل ؛ منصوب علی انہ ، مفعول فعل بعدہ ۔ وصرفہ للضرورۃ والتقدیر اوصی عامر بقتلہ صلے اللہ علیہ وسلم غیلۃ وعامر ایضاً ، اسم رجل ؛

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس کے بعد عربی اشعار کا جو ترجمہ مولانا اعزاز علیؒ نے اردو میں کیا ہے۔ مؤلف نے اس کا ترجمہ پشتو میں کیا ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے :-

"عامر نامی آدمی نے اربد نامی شخص کو کہا کہ جس وقت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم آپ کے ساتھ باتوں میں لگ جائے۔ تو اس کو اچانک قتل کرو۔ اللہ پاک نے اپنے پیغمبر کو اس چال سے بچایا۔ جس وقت اربد نے پیارے رسول کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو اس کو عامر اپنے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان حائل نظر آیا۔ اس طرح اس کافر کی کوشش ناکام ہوگئی اور پیارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا سے دعا کی کہ اے خدا! مجھے عامر کے شر سے بچا۔ چنانچہ اس دعا کا اثر تھا کہ عامر ابھی اپنے گھر نہیں پہنچا تھا کہ طاعون کی بیماری سے ہلاک ہوگیا اور اربد کو ایک آسمانی آواز نے ہلاک کر دیا۔ ظاہر ہے کہ ان دونوں نے ایک برے کام کا ارادہ کیا تھا۔ اللہ تعالٰی نے ان کو اپنے اس ارادے میں ناکام بنا دیا۔" ۔۔۔ کے بعد حدیث کا مضمون یہ ہے :-

یہ واقعہ اس حدیث شریف سے لیا گیا ہے جس کو بیہقی نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہے (واقعہ یوں ہے) بنی عامر قبیلے کا ایک وفد نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وفد میں عامر بن طفیل اربد بن قیس اور خالد بن جعفر بھی شامل تھے۔ یہ تینوں اپنی قوم کے سرکردہ سرداروں میں سے تھے۔ عامر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صرف اس لیے حاضر ہوا تھا کہ وہ آپ کو دھوکہ دے۔ حاضر ہونے سے پہلے عامر نے اربد سے مشورہ کیا تھا کہ جس وقت وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آ جائیں تو عامر آپ صلے اللہ علیہ وسلم کو باتوں میں لگا دے اور اربد تلوار سے آپ صلے اللہ علیہ وسلم کا کام تمام کر دے۔

باتوں باتوں میں عامر نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی طرف متوجہ کر دیا اور کہا کہ حضور! آپ ہمارے ساتھ دوستی کیجئے۔ پیارے رسولؐ نے فرمایا۔ دوستی کے لیے صرف ایک راستہ ہے اور وہ یہ ہے کہ "آپ شرک چھوڑ دیں اور خدا کو ایک مانیں"۔

جس وقت عامر نے دیکھا کہ پیارا رسول سوائے اسلام لانے کے اور کوئی شرط قبول نہیں فرماتے تو اس نے اپنی باتوں میں تیزی پیدا کی اور آپ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: اے محمدؐ! خدا کی قسم! میں آپ سے لڑوں گا اور آپ کے مقابلے میں لاتعداد بہادر نوجوانوں کو لا کھڑا کر دوں گا"۔

راوی کہتا ہے کہ جس وقت وہ واپس ہوئے تو پیارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ "اے اللہ! عامر پر قہر نازل فرما"۔

مجلس نبویؐ سے باہر نکلنے کے بعد عامر نے اربد سے کہا کہ اے کمبخت! آپ نے میرے کہنے کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مطابق عمل کیوں نہ کیا؟ اربد نے کہا ”میں نے طے شدہ پروگرام کے تحت کئی دفعہ نبی کریمؐ پر وار کرنے کا ارادہ کیا۔ مگر میں کیا کروں جب بھی میں نے آپ صلے اللہ علیہ وسلم پر تلوار سے وار کرنے کا ارادہ کیا میں نے آپ کو اپنے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان حائل پایا۔ اب اگر میں وار کرتا تو یقیناً آپ زد میں آجاتے اور وہ بچ نکلتے۔ اب آپ ہی فیصلہ کیجئے میں آپ کو کیسے قتل کر سکتا تھا؟ اس کے بعد سارے لوگ اپنے اپنے گھر واپس چلے گئے مگر عامر جونہی اپنے گھر پہنچا اللہ تعالےٰ کے حکم سے طاعون کی بیماری میں مبتلا ہو گیا اور بنی سلول خاندان کی ایک عورت کے گھر میں چل بسا۔ باقی ساتھی بنی عامر کے علاقے میں پہنچ گئے۔ لوگوں نے آپؐ کے بارہ میں پوچھا۔ اربد نے جواب دیا کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں ایک خدا کی عبادت کی طرف بلاتے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ اس ذات کو دیکھ پالوں (نعوذ باللہ) اور تیروں سے اس کو چھلنی کر دوں“

راوی کہتا ہے کہ ان کلمات کے کہنے کے دو تین دن بعد وہ اپنا اونٹ بیچنے جا رہا تھا کہ اچانک بجلی گری اور اربد اور اس کا اونٹ دونوں جل گئے۔ مولانا اعزاز علیؒ کے نزدیک اس ایک واقعہ میں تین بڑے معجزات بیان کئے گئے ہیں۔

پہلا معجزہ یہ ہے کہ اربد پیارے رسول کو تکلیف نہ پہنچا سکا اور اللہ تعالےٰ نے اپنے محبوب کو بچانے کے لیے عامر جیسے شخص کو وسیلہ بنایا جو پیارے رسول کا کٹر دشمن تھا اور آپ صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنا چاہتا تھا۔

دوسرا معجزہ یہ ہے کہ عامر طاعون کی بیماری سے ہلاک ہو گیا۔

تیسرا معجزہ یہ ہے کہ اربد خدا کے قہر میں گرفتار ہو گیا۔

اضافہ بے شک یہ بات مانی گئی ہے کہ طاعون کافر کے حق میں نہ صرف آسمانی قہر ہے بلکہ غضب خدا بھی ہے۔ جیسے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ پیارے رسول نے عامر کو جو باتیں کہیں وہ طاعون کی شکل میں ظاہر ہوئیں۔ لیکن بحمد اللہ مسلمان کے حق میں یہ مرگ مرگ شہادت ہے۔ پیارے رسول فرماتے ہیں :-

الطاعون شہادۃ لکل مسلم ”طاعون کی موت سارے مسلمانوں کے لیے شہادت کی موت ہے“

اب دیکھنا یہ ہے کہ رعد و برق اور صاعقہ حقیقت میں کیا ہیں؟ ان کے بارے میں موجودہ تحقیق یہ ہے کہ بادلوں میں ایک قوت کہربائیہ موجبہ ہوتی ہے اور زمین میں قوت کہربائیہ سالبہ۔ جو بادل زمین کے قریب ہوتے ہیں تو ان پر زمین کی قوت کہربائیہ سالبہ سرایت کر جاتی ہے۔ پھر ان بادلوں کے اوپر وہ بادل گزرتے ہیں جن میں قوت کہربائیہ موجبہ ہوتی ہے اور یہ بات تجربہ سے ثابت ہے کہ جس وقت دو مختلف قوت کہربائیہ رکھنے والے اجسام ایک دوسرے کے سامنے ہوتے ہیں تو دونوں ایک

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دُوسرے کی قوت کہربائیہ اپنی اپنی طرف کھینچتے ہیں اور یہ ایک قدرتی امر ہے اس قاعدے کے مطابق جب وہ دونوں بادل ایک دُوسرے کی قوت کہربائیہ اپنی طرف کھینچتے ہیں تو دونوں متضاد قوتوں کے آپس میں ملنے سے ایک شدید حرارت پَیدا ہو جاتی ہے اور پھر اس حرارت سے بادلوں کے حجم کی مناسبت سے ایک آتشی شعلہ پیدا ہو جاتا ہے جس کو صاعقہ کہتے ہیں اور جو روشنی اس صاعقہ سے نکلتی ہے اس کو برق کہتے ہیں اور ہوا میں صاعقے کی سرایت کی وجہ سے جو آواز پَیدا ہو جاتی ہے اس کو رعد کہتے ہیں۔ بجلی کی آتشی چنگاری کبھی کبھار بادلوں کو پھاڑتی ہے اور زمین پر گرتی ہے اور بڑے بڑے پہاڑوں میں دراڑیں پَیدا کرتی ہے اسی کو پشتو میں تندر کہتے ہیں۔

فوائد شریف یہ کتاب قاسم نامی شخص کی تالیف ہے۔ پریس اور تاریخ طباعت معلوم نہیں ہیں۔ ۲۰۴ صفحات اور ۸۲ ابواب پر مشتمل ہے۔ کتاب اپنے مضامین کے لحاظ سے بڑی اہم ہے۔

اس میں تمام ضروری مسائل جو ایک عام کے لیے بہت اہم ہوتی ہیں بڑے آسان اور عام فہم انداز سے بیان کئے گئے ہیں۔ مسائل کے ماخذ مستند ہیں۔ ارکان ایمان اور اسلام پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

سیرت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سترھویں باب سے شروع ہو جاتی ہے اور آخر تک چلتی ہے۔ پہلے آپؐ کی خصلتوں کا بیان ہے۔ پھر آپ کے معجزات کا۔ پھر آپ کی اولاد کا۔ پھر امہات المؤمنین کا۔ پھر آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے غزوات کا۔ پھر آپؐ کی وفات کا اور پھر آپ صلے اللہ علیہ وسلم کی ان بیبیوں کا جو آپؐ کی وفات کے بعد زندہ تھیں۔

کتاب ہذا اپنی جامعیت کے لحاظ سے لاثانی ہے۔ اس قسم کی کتاب میرے اندازے کے مطابق ابھی تک پشتون قوم کے سامنے نہیں آئی ہے مگر افسوس ہے کہ اکثر پشتون گھرانوں میں یہ کتاب نہیں پائی جاتی۔ چونکہ اس میں نماز، روزے، حج، زکواۃ اور دوسرے ضروری مسائل بھی مستند اور عام فہم انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔ اس لیے اس کی موجودگی ہر پشتون گھرانے میں بہت ضروری ہے۔

درمجالس اس کتاب کے مصنف عبدالکبیر نامی شخص ہیں۔ کتاب ہندو پریس دھلی سے ۱۲۹۶ھ میں شائع ہوئی ہے اور تین سو بیس (۳۲۰) صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب منظوم ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کتاب کی کتابت ۱۱۵۵ھ میں نادر شاہ کے زمانے میں ہوئی۔ بقول مصنف کتاب اصل میں فارسی زبان میں تھی اور مصنف نے اس کو پشتو زبان میں منتقل کر دیا۔ البتہ یہ معلوم نہ ہو سکا کہ فارسی کی کتاب کس کی ہے مصنف کی ہے یا کسی اور شخص کی۔

کتاب میں ۳۳ ابواب ہیں۔ پہلے باب میں حضرت آدم علیہ السلام کے حالات درج ہیں۔ دوسرے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے، تیسرے میں حضرت شعیب علیہ السلام کے۔ چوتھے میں حضرت موسےٰ علیہ السلام کے۔ پانچویں میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے۔ اور ساتویں میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے آٹھویں میں والدین کی خدمت کا ذکر ہے۔ نویں میں جنگِ احد کا ذکر ہے۔ دسویں میں سیرت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ گیارہویں میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ بارہویں باب میں امہات المومنین کا ذکر ہے۔ اسی طرح چیدہ چیدہ صحابہ کرام کے حالات کے لیے بھی الگ الگ باب قائم کئے گئے ہیں۔

کتاب میں چند صفحات چھپائی سے رہ گئے ہیں اس لیے اس کی کتابت ہاتھ سے کی گئی ہے یہ صفحات ۱۸۵ سے ۲۱۶ تک ہیں۔

جدید معراج نامہ

کتاب کے مؤلف غلام محمد گگیانڑی[1] ہیں۔ یہ رحمانیہ پریس پشاور سے شائع ہوئی ہے۔ تاریخ طباعت نامعلوم ہے۔ البتہ تاریخ کتابت ۱۴۰۳ھ ہے۔

زیر نظر کتاب ایک فارسی کتاب کا پشتو ترجمہ ہے مگر فارسی کی کتاب کے مصنف کا نام اور کوائف معلوم نہیں ہیں۔

کتاب منظوم شکل میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی معراج کی داستان ہے۔ اشعار کی زبان عام فہم ہے اگرچہ ان میں روانی نہیں۔

---

[1] مترجم علاقہ دوآبہ (چارسدہ) کے رہنے والے ہیں۔ آپ کے والد کا نام شیر خان ہے۔ آپ کا پتہ گگیانڑی ہے اور قوم موسےٰ خیل۔ آپ کی سکونت ہندوستان میں رہی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تاریخِ اسلامی میں زبردست انقلاب

اردو زبان میں پہلی بار دیارِ حبیب کی مایہ ناز مستند تاریخ شائع ہوگئی ہے

تاریخ المدینۃ المنورۃ

مدینہ منورہ کے یوم تاسیس سے تا امروز مفصل تاریخی واقعات
نیز مسجد نبوی اور روضۂ انور کی چودہ سو سالہ مکمل تاریخ

پیش کش محمد عبد المعبود

قیمت مجلد ۲۵ روپے — غیر مجلد ۲۰ روپے

مکتبۃ الحبیب

جامع مسجد پیپلوں والی ۔ رحمان پورہ ۔ راولپنڈی

HUSEIN

PAKISTAN'S LEADING
MANUFACTURERS AND EXPORTERS

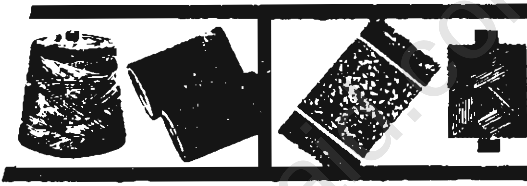

QUALITY COTTON
FABRICS & YARN
HUSEIN TEXTILE MILLS

COTTON SEWING THREAD &
TERRY TOWELS
JAMAL TEXTILE MILLS

For enquiries for Sheetings, Cambrics, Drills, Duck, Poplins, Tussores, Gaberdine, Corduroy, Bed-Sheets, Terry Towels, Cotton Sewing threads and yarns, please write to

HUSEIN INDUSTRIES LTD

6th floor, New Jubilee Insurance House,
I. I. Chundrigar Road P. O. Box No. 902
KARACHI

Crescen

© rasailojaraid.com